

رؤیت بصری پر دلائل اور احادیث اور ردِ غامدیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا رمضان و عید کا اعلان ابزرویٹری کی معلومات پر کرسکتے ہیں اور رویت ہلال پر احادیث صحیح ہیں یا ضعیف اور غامدی جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فلکی حساب کرنے والے کے سپرد کر دینا چاہیے کہ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں وہ ہمیں چاند کے حوالے سے بتا دیں گے لہذا ان کے علم کی بنیاد پر ہم روزے اور عید کرسکتے ہیں اور کچھ سنی حضرات بھی کہتے ہیں کہ حدیث میں بھی رویت علمی مراد ہے کہ رویت افعالِ قلوب میں سے ہے تو کیا یہ ایسا ہی ہے؟

سائل: مولانا عبدالقدیر (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

رمضان یا عید کا اعلان ان مہینوں کے چاند کو آنکھ سے دیکھ کر کیا جائے گا۔ اسے دیکھے بغیر صرف ابزرویٹری (observatory) کی معلومات پر اکتفاء کر کے 29 شعبان سے پہلے رمضان کا اور 29 رمضان سے پہلے عید کی تاریخ کا حتمی اعلان خلاف شرع ہے۔ اس پر بہت دلائل ہیں سب سے پہلے قرآن کو پڑھتے ہیں کہ رب کریم فرماتا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآيَةِ قُلْ بَيِّنَاتٌ لِّلنَّاسِ وَالْحُجُجٌ

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے

(بقرة: 189)

اہلہ ہلال کی جمع ہے اور ہلال آنکھ سے نظر آنے والے پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں تو رب کریم عزوجل نے فرمایا یہی آنکھ سے نظر آنے والا چاند ہی تمہارے لیے وقت اور حج کی علامت ہے اور جو چاند پیدائش کے بعد قابل دید نہ ہو اسے تو محاق کہتے ہیں نہ کہ ہلال تو پتا چلا ہمارے لیے رمضان و عید کے لیے ہلال ہی دلیل ہے اور ہلال اسی چاند کو کہتے ہیں جو رویت بصری سے نظر آسکتا ہو۔

احادیث: اور چاند کو آنکھ سے دیکھ کر رمضان و عید کرنے پر بہت سی احادیث آئیں جو کہ بالکل صحیح ہیں اور وہ کثیر مختلف طرق کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمَلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ" چاند دیکھ روزہ رکھو، چاند دیکھ

کر ختم کرو اور اگر تم پر مطلع صاف نہ ہو تو تیس ۳۰ کی گنتی پوری کرلو۔

(صحیح البخاری بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَالَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا رَقْم 1909)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **فَاصُومُوا لِرُؤْيَيْتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ** "چاند دیکھ روزہ رکھو، چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر تم پر مطلع صاف نہ ہو تو تیس 30 کی گنتی کے لیے تقدیر کرو۔"

(صحیح المسلم باب وجوب صوم رمضان لرويته رقم 1080)

صحیح مسلم میں دو اور جگہوں پر مختلف طرق سے اس حدیث کو بیان کیا گیا۔ توضیح : (1) ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ چاند کو دیکھنا ضروری ہے نہ کہ صرف ابزرویٹری کے ذریعے اس کا علم ہو جانا کیونکہ حدیث میں موجود الفاظ (إِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ) کہ اگر تم پر مطلع صاف نہ ہو تو گنتی پوری کرو بتا رہے کہ یہاں پر آنکھ سے چاند دیکھنا ہی مراد ہے کیونکہ غیم (مطلع کا ابر آلود ہونا) آنکھ کے دیکھنے کے لیے ہی رکاوٹ ہے یعنی یہ رویت بصری کے لیے رکاوٹ ہے رویت علمی کے لیے نہیں۔ لہذا ان احادیث میں رویت بصری مراد ہے نہ کہ علمی۔ (2): رویت کا حقیقی معنی آنکھ سے دیکھنا ہے اور اس کا مجازی معنی رویت علمی ہو سکتا ہے اور اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تک پر عمل ممکن ہو تو مجاز کی طرف نہیں جائیں گے اور یہ قاعدہ اصول الشاشی سے لے کر توضیح تلویح تک کتب اصول میں موجود ہے جیسا کہ اصول شاشی میں ہے: **"وَعِنْدَهُ يُصَارُ إِلَى الْمَجَازِ وَإِنْ لَمْ تَكُنِ الْحَقِيقَةُ مُمَكِّنَةً فِي نَفْسِهَا"** امام اعظم کے نزدیک اگر حقیقت پر عمل ممکن نہ ہو تو مجاز کی طرف جائیں گے۔

(اصول شاشی ص 52)

اے غامدی! سعودی ریالوں کے علاوہ حدیث کے حقیقی معانی پر عمل کرنے سے اور کونسا مانع ہو سکتا ہے؟ الامان (3): نبی کریم ﷺ کی حدیث میں موجود صیغہ امر ہے اور مسلمہ فقہی اصول ہے کہ امر سے وجوب ثابت ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ اس کے خلاف نہ ہو جبکہ مذکورہ حدیث رویت بصری پر قرینہ موجود ہے نہ کہ رویت علمی پر کمابیناہ (4): اور حدیث میں مذکور لفظ رویت کو افعال قلوب سے کہہ کر علم کے معنی میں لینا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ جب فعل رویت کا مفعول ایک ہو تو وہ افعال قلوب سے نہیں ہوتا کیونکہ افعال قلوب بدو مفعول ہوتے ہیں یعنی ان کے دو مفعول ہوتے ہیں یہاں رویت کا مفعول ایک ہے لہذا یہ رویت بصری کے معنی میں ہی ہے جیسا کہ حاشیہ مایۃ عوامل میں ہے اور لطیفہ یہ کہ مثال بھی یہی دی گئی ہے کہ رایت الہلال میں نے چاند دیکھا۔ اور اوپر مذکور احادیث بخاری و مسلم کے علاوہ جن مزید کتابوں میں موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1): سنن الترمذی باب ماجاء لاتقدموا لشهر۔۔ رقم 684 اور سنن الترمذی رقم 688

- (2):سنن نسائی باب قبول شہادۃ رجل واحد۔۔۔ رقم 2116 اور اسی کتاب میں چھ جگہوں پر مزید یہی حدیث مختلف طرق کے ساتھ موجود ہے (2):سنن نسائی رقم 2117(3):سنن نسائی رقم 2118(4):سنن نسائی رقم 2124
- (5):سنن نسائی رقم 2129(6):سنن نسائی رقم 2130 اور 2189
- (3):ابن ماجہ باب ماجاء فی صوموا لرویتہ۔۔۔ رقم 1654
- (4):مسند ابی داؤد میں چار جگہوں پر مختلف طرق کے ساتھ حدیث موجود ہے۔
- (5):مسند امام شافعی ج 1 ص 187
- (6):مسند ابی جعد ج 1 ص 174
- (7):مسند ابی شیبہ رقم 960
- (8):مصنف ابی شیبہ رقم 9019 اور اسی کتاب میں دو مزید جگہوں پر یہی حدیث مختلف طرق سے آئی۔
- (9):مصنف عبدالرزاق ج 4 ص 156 رقم 7306
- (10):مسند اسحاق رقم 54
- (11):مسند امام احمد بن حنبل رقم 1985 اور اسی کتاب میں مختلف طرق کے ساتھ 15 مزید جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔
- (12):مسند حارث رقم 316 اور 317
- (13):مسند بزار رقم 3646 اور مزید تین اور جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔
- (14):مسند ابی یعلیٰ موصلی رقم 2355
- (15):معجم ابی یعلیٰ موصلی رقم 32
- (16) صحیح ابن خزیمہ رقم 1912
- (17):صحیح ابن حبان میں 6 جگہ یہی حدیث مختلف طرق سے موجود ہے۔
- (18):السنن الکبریٰ للنسائی میں یہ حدیث 6 جگہوں پر موجود ہے
- (19):السنن الکبریٰ للبیہقی میں یہ حدیث 8 جگہوں پر موجود ہے۔
- (20) السنن الصغیر میں دو جگہ پر یہی حدیث موجود ہے۔
- (21):شرح مشکل الآثار میں دو جگہ پر
- (22):شرح معانی الآثار رقم 3195
- (23):المعجم الاوسط میں 7 جگہ یہی حدیث موجود ہے۔
- (24):المعجم الکبیر میں 6 جگہ یہی حدیث موجود ہے۔
- (25):المعجم الصغیر رقم 161
- (26):سنن دار قطنی میں یہ حدیث 6 جگہ موجود ہے۔
- (27):المنتقی رقم 376
- (28):سنن دارمی رقم 1725 اور 1727
- (29):سنن مائورہ للشافعی رقم 346
- (30):الاحادیث المختارہ میں 5 جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔

(31): معجم ابن عساکر میں دو جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔
 (31) احادیث اسمعیل بن جعفر رقم 148 اور سرکار ﷺ نے فرمایا کہ "لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ" روزہ نہ رکھو جب تک ہلال نہ دیکھ لو اور عید نہ کرو جب تک ہلال نہ دیکھ لو۔

(صحیح البخاری بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا» رقم 1906)

بخاری میں دو جگہوں پر اس حدیث کو بیان کیا گیا اور صحیح مسلم میں تین جگہوں پر مختلف طرق سے اس حدیث کو بیان کیا گیا۔

توضیح: نہی سے حرمت کا ثبوت ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ بغیر چاند دیکھے روزہ کا اعلان خلاف شرع ہے اور اسی طرح عید کا معاملہ ہے۔

بخاری و مسلم کے علاوہ جن کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(1): سنن ابی داؤد رقم 2320 اور 2327 یعنی دو جگہوں پر

(2): سنن نسائی رقم 2121 اور 2122 یعنی دو جگہوں پر

(3): مؤطا امام مالک میں 6 جگہوں پر اس حدیث کو بیان کیا گیا۔

(4): مسند امام شافعی دو جگہوں پر ج 1 ص 187

(5): مصنف ابی شیبہ میں دو جگہوں پر یہی حدیث مختلف طرق سے آئی۔

(6): مصنف عبدالرزاق ج 4 ص 156 رقم 7748

(7): مسند امام احمد بن حنبل میں مختلف طرق کے ساتھ 5 جگہوں پر یہی حدیث

موجود ہے۔

(8): مسند بزار دو جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔

(9): شرح مشکل الآثار میں 5 جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔

(10): صحیح ابن خزیمہ میں دو جگہوں پر یہی حدیث موجود ہے۔

(11): صحیح ابن حبان میں 6 جگہوں پر یہی حدیث مختلف طرق سے موجود ہے۔

(12): السنن الکبری للبیہقی میں یہ حدیث 8 جگہوں پر موجود ہے۔

(13): سنن دار قطنی میں یہ حدیث 2 جگہوں پر موجود ہے۔

(14): الاحادیث المختارہ میں موجود ہے۔

(15): احادیث اسمعیل بن جعفر رقم 5

اقوال فقہاء: رویت ہلال سے مراد رویت بصری (یعنی آنکھ سے دیکھنا) ہے اور رویت علمی نہیں کہ ابزرویٹری کے حساب و کتاب کو جان لینے پر رمضان یا عیدوں کا اعلان کر دیا جائے۔ اگر ابزرویٹری کے حساب و علم کے مطابق اعلان روزہ یا عید کیا تو یہ خلاف شرع ہے۔ اس پر چاروں ائمہ کا اجماع ہے اور فقہاء احناف کی تو کتابیں بھری پڑی ہیں۔

جیسا کہ درر الحکام میں ہے:

لَا يَثْبُتُ الْهَلَالُ بِقَوْلِ الْمُوقَّتِينَ، وَلَا يَجِبُ بِقَوْلِهِمُ الصِّيَامُ وَقَالَ ابْنُ الشَّيْخَةِ بَعْدَ نَقْلِهِ
الْخِلَافَ: فَإِذْنُ اتَّفَقَ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا النَّادِرَ وَالشَّافِعِيَّ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى قَوْلِ
الْمُنْجِمِينَ فِي هَذَا"

(دررالحکام فی شرح الغرر الاحکام ج 1 ص 200)

چاند موقتین (observatory) کے قول سے ثابت نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے قول کے مطابق روزے رکھے جائیں گے اور ابن شحنہ اس اختلاف کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ احناف (مگر بہت کم کا اختلاف) اور شوافع نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ اس بارے میں حساب والوں (observatory) کے قول کا کوئی اعتماد نہیں ہے۔

البنایہ شرح ہدایہ میں ہے :

وَلَا يُعْتَبَرُ قَوْلُ الْمُنْجِمِينَ بِالْإِجْمَاعِ، وَمَنْ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَدْ خَالَفَ الشَّرْعَ" چاند کے بارے میں حساب والوں (observatory) کا قول بالاجماع اعتبار نہیں کیا جائے گا اور جس نے ان کے قول کی طرف رجوع کیا تو اس نے خلاف شریعت قول کیا۔

(البنایہ شرح الہدایہ باب صوم یوم الشک۔۔ ج 4 ص 17)

اور بحر الرائق میں ہے :

أَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُنْجِمِينَ قَالَ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ: وَمَنْ قَالَ: يَرْجِعُ فِيهِ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَدْ خَالَفَ
الشَّرْعَ"

چاند کے بارے میں حساب والوں (observatory) کا قول اعتبار نہیں کیا جائے گا اور غایۃ البیان میں ہے کہ جس نے ان کے قول کی طرف رجوع کیا تو اس نے خلاف شریعت کیا۔

(البحر الرائق باب بما یثبت شہر رمضان ج 2 ص 284)

اور مراقی الفلاح میں ہے:

اتَّفَقَ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا النَّادِرَ وَالشَّافِعِيَّ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى قَوْلِ الْمُنْجِمِينَ فِي هَذَا"

(مراقی الفلاح باب فصل بما یثبت بہ الہلال ج 1 ص 242)

حاشیہ طحطاوی میں ہے: أَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُنْجِمِينَ فَلَا يَثْبُتُ بِهِ الْهَلَالُ"

(حاشیۃ الطحطاوی باب فصل بما یثبت بہ الہلال ج 1 ص 646)

اور ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں :

وَلَا يُتَّفَقُ إِلَى قَوْلِ الْمُنْجِمِينَ.. فَإِنَّ الْفَاضِيَّ لَا يَلْتَفِتُ إِلَى كَلَامِهِ. كَيْفَ وَقَدْ صَرَّحَتْ أُمَّةُ
الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ بِأَنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِرُؤْيَا الْهَلَالِ نَهَارًا وَإِنَّمَا الْمُعْتَبَرُ رُؤْيَاهُ لَيْلًا
وَأَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُنْجِمِينَ.

(ردالمحتار باب سبب صوم رمضان ج 2 ص 392)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں : نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ۔

صومو الرؤیتہ وافطر الرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین " چاند

دیکھ روزہ رکھو، چاند دیکھ کر ختم کرو۔ اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس ۰ کی

گنتی پوری کر لو۔ پس ہمیں اسی پر عمل فرض ہے، باقی رہا حساب، اسے خود

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یک لخت ساقط کر دیا، صاف ارشاد فرماتے ہیں۔
**إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْني مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً
 ثَلَاثِينَ** "ہم اُمی امت ہیں، نہ لکھیں نہ حساب کریں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تین بار
 اُٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمایا
 یعنی انتیس' اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے، ہر بار سب انگلیاں کُھلی رکھیں یعنی
 تیس۔"

(صحیح بخاری کتاب الصوم رقم 1913)
 ہم بحمد اللہولہ المئۃ! اپنے نبی اُمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمی امت ہیں، ہمیں
 کسی کے حساب کتاب سے کیا کام، جب تک رویت ثابت نہ ہوگی نہ کسی کا حساب
 سنیں' نہ تحریر مانیں، نہ قرائن دیکھیں، نہ اندازاً جانیں۔

آگے اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں۔ بل فی المعراج' لا یعتبر قولہم
 بالاجماع" بلکہ معراج میں ہے کہ ان کا قول بالاجماع معتبر نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج 10 ص 463)

دیگر ائمہ کی کتب کے اقوال :

مذہب مالکی کی مشہور کتاب فقہ العبادات میں ہے: **"ولا یثبت دخول الشهر بقول
 المنجمین آی الموقتین"**

(فقہ العبادات علی مذہب المالکی ج 1 ص 305)

اور مالکی فقہ کی دوسری کتاب جامع الامہات میں ہے:

"ولو غم شهوراً متعدّدة ولا یلتفت إلی حساب المنجمین اتّفاقاً"

(جامع الامہات کتاب الصیام ج 1 ص 170)

ان کی تیسری کتاب القوانین الفقیہ میں ہے:

إن غم الہلال أکملت العدة ولم یلتفت إلی قول المنجمین خلافاً لقوم"

(القوانین الفقیہ ج 1 ص 79)

ان کی چوتھی کتاب التاج و الاکلیل میں ہے:

**لا یُنظرُ فی الہلالِ إلی قولِ المُنجِمینَ لأنَّ الشرعَ قَصَرَ ذلکَ علی الرُّویةِ أو الشَّہادَةِ أو
 إجمالِ العِدَّةِ"**

(التاج والاکلیل ج 3 ص 289)

ان کی پانچویں کتاب مواہب الجلیل میں ہے:

**"ولا یلتفتُ إلی حسابِ المُنجِمینَ اتّفاقاً... إن کانَ الإمامُ یرى الحِسابَ فأتتبت الہلالَ بہ لَمْ
 یُتبعَ لإجماعِ السلفِ علی خلافہ"**

(مواہب الجلیل فی شرح الخلیل ج 2 ص 386)

ان کی چھٹی کتاب الفواکہ الدوانی میں ہے: **"ولا التفت إلی حسابِ المُنجِمینَ"**

(الفواکہ الدوانی ج 1 ص 301)

اور فقہ حنبلی کی کتاب فقہ العبادات میں ہے: "ولا عبرة لقول المنجمين بدخول شهر رمضان"

(فقہ العبادات علی المذنب الحنبلی ج 1 ص 394)

اور فقہ شافعی کا حوالہ احناف کی کتب کے ضمن گزر چکا ہے۔
تعامل امت: ان تمام دلائل کہ علاوہ بہت بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک سے لے کر آج تک اس پر عمل رہا کہ چاند کو دیکھ کر ہی رمضان و عید کا اعلان کیا جاتا رہا خود نبی کریم ﷺ نے رویت بصری پر چاند کا اعلان کروایا اس پر کثیرہ احادیث موجود ہیں اگر اس مسئلہ میں رویت علمی کی کوئی حثیت ہوتی تو پھر کون ہے جو نبی کریم ﷺ سے زیادہ چاند کی موجودگی کا علم رکھتا ہو۔

ان تمام دلائل سے پتا چلا کہ رمضان اور عید کا اعلان بغیر چاند دیکھے نہیں کیا جاسکتا اور اگر کسی نے حساب کے پیش نظر ایسا کیا تو اس نے خلاف شرع امر کا ارتکاب کیا۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:25-04-2019

Proofs & Hadīths for moon sighting and a reply to Ghāmidī

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: Can we find out regarding the announcement for Ramadān & ‘Eid from an observatory. Are the Hadīths relating to moon sighting Sahīh [authentic] or Da’īf [weak]. Also, people like Ghāmidī say that one should rely on astronomical observations because moon sighting has nothing to do with the religion, and that they would tell us regarding the sighting of the moon. Thus, can we keep fasts & celebrate ‘Eid on the basis of their knowledge. There are also some Sunnī personalities who say that the Hadīth refers to sighting - coming to know of - in terms of knowledge, because sighting is from the Af’āl al-Qulūb¹, so is this the case?

Questioner: Mawlānā Abdul Qadeer from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

The moon for the announcement of Ramadān & ‘Eid is to be sighted physically with the eyes; to merely rely & suffice on the observatory and not sight the moon physically on the 29th of Sha’bān before Ramadān and the 29th of Ramadān before ‘Eid goes against Sharī’ah. There are many proofs regarding this - first we will read the Qur’ān as to see what the Lord Almighty states,

{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ}

{They ask you (O Beloved), regarding the new moon; say you, ‘They are indicators of time for the people (to perform their worldly and religious tasks) and for Hajj.’}

[Sūrah al-Baqarah, 189]

Ahillah is the plural of Hilāl, and Hilāl is known as the act of physically sighting the first night [i.e. start] of the new moon, and the Lord Almighty has stated that this moon which is sighted physically with the eyes is indeed an indicator of time (to perform worldly and religious tasks) and for Hajj. Also, the moon which is not possible to be sighted after a new moon is known as Mahāq^[1] [moonless i.e. without moonlight - during a new moon], and not Hilāl. Thus, one comes to know that it is Hilāl which is actually evidence for us

¹ Particular verbs in the Arabic language which refer to actions that relate to feelings.

regarding Ramadān & ‘Eid, and Hilāl is known as that [new] moon which can be physically seen with the eyes.

Hadīths

There are several Hadīths regarding commencing Ramadān & celebrating ‘Eid having sighted the moon physically with the eyes, which are absolutely Sahīh [authentic], and they have been narrated via numerous chains.

Just as the Noble Prophet ﷺ has stated,

"صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ"

“Start fasting on seeing the crescent (of Ramadān), and stop fasting on seeing the crescent (of Shawwāl), and if the sky is overcast (and you cannot see it), complete thirty days of Sha'bān.”

[Sahīh al-Bukhārī, Hadīth no 1909]

In addition, the Noble Messenger ﷺ has also stated,

"فَاصُومُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ"

“So fast when you see it, and stop your fast when you see it, and if the weather is cloudy, count it (i.e. the months of Sha'bān and Shawwāl) as thirty days.”

[Sahīh Muslim, Hadīth no 1080]

This Hadīth has been mentioned in two other places in Sahīh Muslim with a different chain of narration.

Clarification

1 - It is clear from these Hadīths that it is essential that the moon be sighted with the eyes, not merely coming to know of it from the observatory alone, because the words “إِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ” have been mentioned in Hadīth, that if the moon is not clear [due to it being cloudy], then complete the number of fasts. It is stating that what is meant here is indeed sighting the moon with the eyes, because clouds become a barrier for the eyes in not seeing i.e. they are a barrier in sighting the moon physically with the eyes, not in sighting - coming to know of - on the basis of data. Thus, these Hadīths refer to physically seeing with the eyes, not [coming to know merely] on the basis of data.

2 - The literal meaning of sighting is to physically see with the eyes, and a metaphorical meaning may be sighting - coming to know of - on the basis of knowledge. It is an accepted rule among Usūl al-Fiqh [the Principles of Islamic Jurisprudence] that as long as it is possible to act upon the literal meaning, one will not go towards the metaphorical meaning

- and this rule is present in the books of Usūl from Usūl al-Shāshī all the way up to Tawdīh Talwīh, just as it is stated in Usūl al-Shāshī itself,

"وَعِنْدَهُ يُصَارُ إِلَى الْمَجَازِ وَإِنْ لَمْ تَكُن الْحَقِيقَةَ مُمَكِّنَةً فِي نَفْسِهَا"

“According to Imām A’zham [Abū Hanīfah], if it is not possible to act upon Haqīqah [the literal meaning], then one will go towards Majāz [the metaphorical meaning].”

[Usūl al-Shāshī, pg 52]

O Ghāmidī! Other than Saudi Riyals, what else can there be possibly stopping you from acting upon the true meanings of the Hadīths! We ask Allāh to keep us safe.

3 - The word present in the Hadīth of the Noble Prophet ﷺ is of command, and it is an accepted principle of Fiqh [Islamic Jurisprudence] that command proves something being Wājib so long as there is no indication to mean anything otherwise. Whereas, there is an indication towards physical sighting with the eyes in the aforementioned Hadīth, not sighting - coming to know of - on the basis of knowledge, just as we have explained.

4 - Moreover, it is a huge mistake to take the meaning of knowledge, having mentioned the aforementioned word “seeing/sight” from the Hadīth, because when the verb “to sight” has one object, then it is not from the Af’āl al-Qulūb, because these verbs are such when they actually have two objects i.e. these actions have two objects which are in relation to them. Here there is only one object for the verb seeing, thus this is indeed in the meaning of physical sighting, just as it stated in Hāshiyah Mi’ah ‘Awāmil, and the irony is that this is the very example that has been given - رَأَيْتُ الْهَيْلَانَ - (I saw the moon).

The books which the aforementioned Hadīths are mentioned in, other than Bukhārī & Muslim, are given below:

1 - Sunan al-Tirmidhī, Hadīth no 684 & Hadīth no 688.

2 - Sunan Nasā’ī, Hadīth no 2116 - this very Hadīth is mentioned in six other places in this book with different chains of narration;

- Hadīth no 2117.
- Hadīth no 2118.
- Hadīth no 2124.
- Hadīth no 2129.
- Hadīth no 2130.
- Hadīth no 2189.

3 - Sunan Ibn Mājah, Hadīth no 1654.

4 - This Hadīth is mentioned in Sunan Abī Dāwūd in four places with different chains of narration.

- 5 - Musnad Imām Shafi'ī, vol 1, pg 187.
- 6 - Musnad Abī Ja'd, vol 1, pg 174.
- 7 - Musnad Abī Shaybah, Hadīth no 960.
- 8 - Musannaf Abī Shaybah, Hadīth no 9019 - this very Hadīth is mentioned in two other places this book with different chains of narration.
- 9 - Musannaf 'Abd al-Razzāq, vol 4, pg 156, Hadīth no 7306.
- 10 - Musnad Is'hāq, Hadīth no 54.
- 11 - Musnad Imām Ahmad Ibn Hanbal, Hadīth no 1985 - this very Hadīth has been mentioned in 15 other places in this same book with different chains of narration.
- 12 - Musnad Hārith, Hadīth no 316 & 317.
- 13 - Musnad Bazzār, Hadīth no 3646 - this very Hadīth has been mentioned in three other places in this book.
- 14 - Musnad Abī Ya'lā Mawsilī, Hadīth no 2355.
- 15 - Mu'jam Abī Ya'lā Mawsilī, Hadīth no 32.
- 16 - Sahīh Ibn Khuzaymah, Hadīth no 1912.
- 17 - This very Hadīth has been mentioned in Sahīh Ibn Hibbān in six places with different chains of narration.
- 18 - This Hadīth has been mentioned in al-Sunan al-Kubrā li al-Nasā'ī in six places.
- 19 - This Hadīth has been mentioned in al-Sunan al-Kubrā li al-Bayhaqī in eight places.
- 20 - This very Hadīth has been mentioned in al-Sunan al-Saghīr in two places.
- 21 - This is mentioned twice in Sharh Mushkil al-Āthār.
- 22 - Sharh Ma'ānī al-Āthār, Hadīth no 3195.
- 23 - This very Hadīth is mentioned in al-Mu'jam al-Awsat in seven places.
- 24 - This very Hadīth is mentioned in al-Mu'jam al-Kabīr in six places.
- 25 - al-Mu'jam al-Saghīr, Hadīth no 161.

- 26 - This Hadīth is mentioned in Sunan Dārāqutnī in six places.
- 27 - al-Muntaqā, Hadīth no 376.
- 28 - Sunan Dārimī, Hadīth no 1725 & 1727.
- 29 - Sunan Mā'thūrah li al-Shafi'ī, Hadīth no 346.
- 30 - This very Hadīth is mentioned in al-Ahādīth al-Mukhtārah in five places.
- 31 - This very Hadīth is mentioned in Mu'jam Ibn 'Asākir in two places.
- 32 - Ahādith Ismā'īl Ibn Ja'far, Hadīth no 148.

Furthermore, the Master to mankind ﷺ has stated,

"لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَانَ، وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ"

“Do not fast unless you see the crescent (of Ramadān), and do not stop fasting until you see the crescent (of Shawwāl).”

[Sahīh al-Bukhārī, Hadīth no 1906]

This Hadīth has been mentioned in two places in Bukhārī and three places in Sahīh Muslim with different chains of narration.

Explanation

Unlawfulness - something being Harām - is proven from prohibition. This means that to announce the commencement of Ramadān without having physically seen the moon is against the Sharī'ah, and the matter of 'Eid is like so also.

The books which the aforementioned Hadīths are mentioned in, other than Bukhārī & Muslim, are given below:

- 1 - Sunan Abī Dāwūd, Hadīth no 2320 & 2327 i.e. in two places.
- 2 - Sunan Nasā'ī, Hadīth no 2121 & 2122 i.e. in two places.
- 3 - This Hadīth has been mentioned in Muwatta' Imām Mālik six times.
- 4 - Two places in Musnad Imām Shafi'ī, vol 1, pg 187.

5 - This very Hadīth is mentioned twice in Musannaf Abī Shaybah with different chains of narration.

6 - Musannaf ‘Abd al-Razzāq, vol 4, pg 156, Hadīth no 7748.

7 - This very Hadīth is mentioned in Musnad Imām Ahmad Ibn Hanbal five times with different chains of narration.

8 - This very Hadīth is mentioned twice in Musnad Bazzār.

9 - This very Hadīth is mentioned five times in Sharh Mushkil al-Āthār.

10 - This very Hadīth is mentioned twice in Sahīh Ibn Khuzaymah.

11 - This very Hadīth is mentioned in Sahīh Ibn Hibbān six times with different chains of narration.

12 - This Hadīth is mentioned eight times in al-Sunan al-Kubrā.

13 - This Hadīth is mentioned twice in Sunan Dāraqutnī.

14 - It is mentioned in al-Ahādīth al-Mukhtārah.

15 - Ahādīth Ismā’īl Ibn Ja’far, Hadīth no 5.

Statements of the Jurists

Sighting the moon refers to ocular vision (i.e. seeing with the eyes) and not sighting - coming to know of - from knowledge via data/information, in the sense that an announcement be made regarding Ramadān or ‘Eids in accordance to the calculations, estimations & methods of the observatory. If an announcement was made regarding Ramadān or ‘Eid in line with [only] the calculations & methods of the observatory, then this is contradictory to Sharī’ah. There is a consensus among the four Imāms, and the books of Hanafī Jurists are indeed totally exhaustive of this.

Just as it is stated in Durar al-Hukkām,

لَا يَثْبُتُ الْهَلَالُ بِقَوْلِ الْمُوقَّتِينَ، وَلَا يَجِبُ بِقَوْلِهِمُ الصِّيَامُ وَقَالَ ابْنُ الشَّحْنَةِ بَعْدَ نَقْلِهِ الْخِلَافَ: فَإِذَا تَفَقَّهَ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا النَّادِرَ وَالشَّافِعِيَّ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى قَوْلِ الْمُنْجِمِينَ فِي هَذَا

[Durar al-Hukkām, vol 1, pg 200]

Likewise, it is stated in al-Bināyah sharh al-Hidāyah that,

ولا يعتبر قول المنجمين بالإجماع، ومن رجع إلى قولهم فقد خالف الشرع

[al-Bināyah sharh al-Hidāyah, vol 4, pg 17]

In addition, it is stated in al-Bahr al-Rā'iq,

أَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُنْجِمِينَ قَالَ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ: وَمَنْ قَالَ: يَرْجِعُ فِيهِ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَدْ خَالَفَ الشَّرْعَ

[al-Bahr al-Rā'iq, vol 2, pg 284]

Similarly, it is stated in Marāq al-Falāh,

"اتفق أصحاب أبي حنيفة إلا النادر والشافعي أنه لا اعتماد على قول المنجمين في هذا"

[Marāq al-Falāh, vol 1, pg 242]

Furthermore, it is stated in Hāshiyah Tahtāwī,

"أنه لا عبرة بقول المنجمين فلا يثبت به الهلال"

[Hāshiyah Tahtāwī, vol 1, pg 646]

Additionally, ‘Allāmah Ibn ‘Ābidīn al-Shāmī states in Radd al-Muhtār that,

وَلَا يُلْتَفَتُ إِلَى قَوْلِ الْمُنْجِمِينَ.. فَإِنَّ الْفَاضِيَّ لَا يُلْتَفَتُ إِلَى كَلَامِهِ. كَيْفَ وَقَدْ صَرَّحَتْ أَيْمَةُ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ بِأَنَّ
"الصَّحِيحَ أَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِرُؤْيِيَةِ الْهَيْلَالِ نَهَارًا وَإِنَّمَا الْمُعْتَبَرُ رُؤْيِيَةُ لَيْلًا وَأَنَّهُ لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُنْجِمِينَ

[Radd al-Muhtār, vol 2, pg 392]

Alā Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān mentions that the Noble Prophet ﷺ stated that,

"صومو الرؤيته وافطر الرؤيته فان اغمى عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين"

”Start fasting on seeing the crescent (of Ramadān), and stop fasting on seeing the crescent (of Shawwāl), and if the sky is overcast (and you cannot see it), complete thirty days of Sha'bān.”

Thus, it is this which is Fard for us to act upon. As for the method of counting, the Holy Prophet ﷺ himself left calculating and clearly stated,

"إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ"

“We are a nation untaught [by man]; neither [reliant upon] taking note, nor [reliant upon] calculating.” He ﷺ held up all the fingers of both blessed hands thrice and stated, “The month is like such and such.” i.e. 30. The second time, he ﷺ joined the thumb and stated i.e. 29, “and a month is like so and so”.

[Sahīh al-Bukhārī, Hadīth no 1913]

We - with the praise & grace of Allāh Almighty - are the untaught nation of the Noble Prophet ﷺ, what business is it of ours to calculate, until sighing is not established, neither will we consider anyone's calculations, nor any written form, nor indications considered, nor approximate.

Alā Hazrat further states that,

"بل في المعراج لا يعتبر قولهم بالاجماع"

“In fact, it is stated in al-Mi'rāj that their opinion is unanimously not credible.”

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 10, pg 463]

The opinions from the books of the other Imāms

It is stated in the renowned Mālikī Fiqh book Fiqh al-'Ibādāt,

"ولا يثبت دخول الشهر بقول المنجمين أي الموقنين"

[Fiqh al-'Ibādāt 'alā Madhab al-Mālikī, vol 1, pg 305]

It is stated in another book of Mālikī Fiqh Jāmi' al-Ummahāt,

"ولو غم شهراً متعديداً ولا يلتفت إلى حساب المنجمين اتفاقاً"

[Jāmi' al-Ummahāt, vol 1, pg 170]

It is stated in a third book of theirs; al-Qawānīn al-Fiqhiyyah,

"إن غم الهلال أكملت العدة ولم يلتفت إلى قول المنجمين خلافاً لقوم"

[al-Qawānīn al-Fiqhiyyah, vol 1, pg 79]

It is stated in a fourth book of theirs; al-Tāj wa al-Iklīl,

"لا يُنظر في الهلال إلى قول المنجمين لأنَّ الشرع قصر ذلك على الرؤية أو الشهادة أو إكمال العدة"

[al-Tāj wa al-Iklīl, vol 3, pg 289]

It is stated in a fifth book of theirs; Mawāhib al-Jalīl,

وَلَا يُنْتَفَتُ إِلَى حِسَابِ الْمُنْجِمِينَ اتِّفَاقًا...إِنْ كَانَ الْإِمَامُ يَرَى الْحِسَابَ فَأَثْبَتَ الْهَيْلَالَ بِهِ لَمْ يُتَّبَعْ لِإِجْمَاعِ السَّلَفِ عَلَى خِلَافِهِ

[Mawāhib al-Jalīl fī sharh al-Khalīl, vol 2, pg 386]

It is stated in a sixth book of theirs; al-Fawākih al-Dawānī,

"وَلَا التَّفَاتُ إِلَى حِسَابِ الْمُنْجِمِينَ"

[al-Fawākih al-Dawānī, vol 1, pg 301]

It is stated in the Hanbalī Fiqh book Fiqh al-‘Ibādāt,

"ولا عبرة لقول المنجمين بدخول شهر رمضان"

[Fiqh al-‘Ibādāt ‘alā Madhab al-Hanbalī, vol 1, pg 394]

Last of all, the reference of Shafī’ī Fiqh has been mentioned within the Hanafī books.

Involvement of the Ummah

A great proof, excluding all of these proofs, is the fact that all the way from the blessed era of the Noble Prophet ﷺ all the way until now, Ramadān and ‘Eid have been announced by the sole sighting of the moon. The Holy Prophet ﷺ himself announced the sighting of the moon by physical sighting; there are several Hadīths which show this. If this matter had any regard from the perspective of a data-based sighting, then who is there who knows more than the Noble Prophet ﷺ regarding the presence of the moon.

One comes to know from all of these proofs that Ramadān and ‘Eid cannot be announced without having physically sighted the moon, and whoever has done so according to calculations is a perpetrator of violating Sharī’ah.

[1] This is the first night according to observatories, however it cannot be sighted with the eyes due to it being so dark, cloudy, etc. Hence it is not the ‘new moon’ which has been referred to in the Holy Qur’ān.

والله تعالى أعلم ورسوله أعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه أبو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qāsim Ziyā al-Qādirī

Translated by Haider Ali